تدریس اُردو بطور ثانوی زبان

(دسویں جماعت اور O Level کا نصاب ایک مطالعہ)

ڈاکٹر صوفیہ یوسف*

Abstract

Training of teachers to teach Urdu as second language and design of its syllabus in Pakistan is an important topic. In our educational system teaching of language specially native and National language has not given its due importance. Having trained teachers to do the job is not considered necessary at Primary School Level, whereas at secondary school level people will master's degree in the respective language are preferred for teaching the language. In Education system of Sindh province the student whose mother longue is Sindhi taught Urdu as second language in 10th class Similarly in Cambridge international Examination system the students of this region have to opt Urdu as a second language in their Examination.

This paper discusses the ways to develop the syllabus of Matric and O level to teach them and training of teachers to teach languages. This paper also highlights the possibilities of designing a system where universities help in training of School's linguistics teachers.

نطق انسان کی ایسی صلاحیت ہے جو اسے دوسری مخلوقات سے ارفع بناتی ہے لسان/زبان ابلاغ کا ایسا ذریعہ ہے جو الفاظ اور قواعد کی مخصوص ساخت میں بولا اور لکھا جاتا ہے:۔

”زبان انسان میں تبادلہ خیال کا منظم صَوتی ذریعہ ہے یہ نوع انسان کی امتیازی خصوصیت اور عالم گیر علامت ہے۔“ (۱)

دنیا میں آج تقریباً سات ہزار سے زائد زبانیں بولی جاتی ہے ہر زبان کا ایک بنیادی صرفی و نحوی ڈھانچا ہوتا

*ایسوسی ایٹ پروفیسر و چیئر پرسن، شعبہ اردو، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیرپور

ہے۔ لہجے اور بولیاں ان کے علاوہ ہیں۔ (ہمارا ملک پاکستان جس خطہ ارض پر واقع ہے وہ لسانی حوالے سے بہت ذرخیز ہے۔ یہاں تقریباً ۷۲ زبانیں بولی جاتی ہیں)۔ انسان کے ذہنی، تہذیبی، اخلاقی و روحانی ورثے زبان کے مرہوں منت ہیں اور تمام علوم اس کے سہارے وجود میں آتے رہے ہیں (۲)۔ تربیت، تعلیم اور تدریس کا ذریعہ بھی زبان ہی بنتی ہے۔ ہر نارمل بچے میں زبان سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اور ارد گرد کا ماحول اسے قوت گویائی کا استعمال سکھاتا ہے۔ لڑکپن کی عمر تک پہنچتے پہنچتے بچہ اپنی پہلی زبان (مادری زبان) کے صوتی نظام اور قواعد کی مبادیات بہت کچھ سیکھ چکا ہوتا ہے۔ بچہ سنے ہوئے جملوں پر سے قیاس کرتے ہوئے متوازی جملے بناتا ہے اور قواعد (گرامر) کے بنیادی نکات غیر شعوری طور پر اسے ذہین نشین ہو جاتے ہیں۔

دوسری یا ثانوی زبانیں سیکھنے / سکھانے کا طریقہ کار پہلی زبان سے (مادری زبان) مختلف ہے۔ ثانوی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے لئے لسانیات کے اصول و ضوابط اور تعلیمی تحقیق (Educational Research) کے طریقہ کار کو سامنے رکھ کر نصاب تیار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اب ماں کی آغوش اور ارد گرد کا ماحول مددگار نہیں۔ تعلیمی نصاب کے لیے مواد کا انتخاب کرتے وقت طلبہ کی ذہنی سطح، طبعی عمر اور دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ سماجی اقدار کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ اُردو زبان کی تدریس بطور ثانوی زبان کے بنیادی مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو اپنی قومی زبان سے روشناس ہوں اور ان میں اتنی قابلیت پیدا کی جائے کہ وہ روزمرہ کی بول چال اور دفتری و تعلیمی ضروریات کے مطابق قومی زبان کو بہتر طور سے استعمال کر سکیں۔ زبان اور خاص طور ثانوی زبان کی تدریس میں نصاب کی تیاری کے ساتھ اساتذہ کی تربیت بھی بہت اہم جزو ہے۔ کیونکہ اس سلسلے میں استاد کی زمہ داری بڑھ جاتی ہے اور طلبہ پوری طرح استاد اور درسی کتاب پر dependent ہوتے ہیں۔ استاد کے لئے ضرور ہے کہ وہ ثانوی زبان کی تدریس کے تقاضوں، طلبہ کی مشکلات اور ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے Lesson Plan تیار کرے۔ اردو میں ماسٹر ڈگری رکھنے والے اسکول اساتذہ کو دو مختلف پس منظر رکھنے والے طلبہ یعنی ایک وہ طلبہ جن کی زبان اردو ہے اور دوسری وہ جو اردو کو دوسری زبان کے طور پر پڑھ رہے ہیں۔ طلبہ کے ان دونوں گروہوں کی تدریس کے لئے دو مختلف Techniques کو اپنانا چاہیے۔ کیوں کہ طلبہ کی طبعی عمر تو ایک ہی ہے لیکن ذہنی سطح اور معاشرتی پس منظر مختلف ہیں۔ اسکول کی سطح پر ثانوی زبان کی تدریس کے لئے صرف اس زبان میں ماسٹرز کی ڈگری ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ اس سلسلہ میں اساتذہ کی ٹریننگ کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے جس پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔

صوبہ سندھ کے سرکاری اسکولوں میں دسویں جماعت کے اُن طلبہ و طالبات کو جن کی پہلی زبان (مادری

زبان) اردو نہیں ہے انھیں ثانوی زبان کے طور پر لازماً آسان اردو (۱۰۰ نمبر پر مشتمل) کا پرچہ دینا ہوتا ہے۔ اس Scheme of Studies کے تحت صوبے کے وہ پرائیوٹ اسکول جو کیمبرج بورڈ سے منسلک ہیں ان میں O Level کی سطح پر زیر تعلیم طلبہ و طالبات بھی اردو بطور ثانوی زبان (۱۰۰ نمبروں پر مشتمل) کا لازمی پرچہ دیتے ہیں۔

اسکول کی سطح پر کسی بھی زبان کی تدریس کی بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ طلبہ و طالبات میں اتنی قابلیت پیدا کی جائے کے وہ اس زبان میں اپنے خیالات کا تحریری اور تقریری دونوں صورتوں میں اظہار کر سکیں۔ اب جب سوال ثانوی زبان کا ہو تو جامع نصاب کی ضرورت دوچند ہو جاتی ہے۔ اس موضوع پر قلم اُٹھانے کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے کہ ایک ہی صوبے اور ایک ہی Scheme of Studies کے تحت ثانوی زبان کی تدریس کے لئے دو مختلف Approaches (۱) ادب کے ذریعے زبان کی تدریس (۲) لسانیاتی طریقہ تدریس کا استعمال کیا جارہا ہے۔ ہم ان دونوں Approaches کے تحت تیار کردہ نصابات اور اساتذہ کی تربیت (ٹریننگ) کا تجزیہ کرتے ہوئے اس امر کا جائزہ لیں گے کہ ان دونوں میں سے کون سا طریقہ تدریس زیادہ بہتر نتائج دے رہا ہے۔

ہمارے تعلیمی نظام میں پہلی زبان (مادری زبان) ثانوی زبان (قومی زبان) ثلاثی زبان (انگریزی زبان) کی تدریس کے لئے ایک ہی طریقہ کار (یعنی ادب کے ذریعے زبان کی تدریس) استعمال کیا جاتا ہے اور ان تینوں زبانوں کی تدریس کے لئے نصابی کتب اس ہی طریقہ کار کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ اب رہا اساتذہ کی ٹریننگ کا سوال تو پرائمری اسکول کی سطح پر PTC اور CT تربیتی پروگرام اور ثانوی اسکول کی سطح پر BE.D اور ME.D کا پروگرام ہے ان تربیتی پروگراموں میں زبان کی تدریس کی خصوصی تربیت (Specialization) شامل نہیں ہیں۔

درسی کتب کو درج ذیل بنیادی خوبیاں کا حامل ہونا چاہیے:

۱۔ ہر سبق کے آغاز میں مقاصد کا بیان ہو۔

۲۔ قواعد وانشا کی تربیت کے لئے مناسب مواد موجود ہو۔

۳۔ زبان سادہ، سلیس اور بامحاورہ ہو۔

۴۔ ذخیرہ الفاظ کا خاص خیال رکھا گیا ہو۔

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کی دسویں جماعت کے لئے شائع کردہ کتاب "آسان اردو" کا ۲۰۱۵ ایڈیشن بنیادی ماٰخذ کے طور پر اس تحقیق میں استعمال کیا گیا ہے۔ ۱۰۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں شامل درسی مواد کو حصہ نثر اور حصہ نظم میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب کی فہرست کا عکس درج ذیل ہے۔

فہرست

حصۂ نثر

۱۔	حق کا پیغام	علامہ سید سلیمان ندوی	۷
۲۔	جاؤ آج تم سب آزاد ہو	حکیم محمد سعید	۱۰
۳۔	پاکستان سے محبت	مؤلفین	۱۳
۴۔	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ	ڈاکٹر ابوالخیر کشفی	۱۷
۵۔	تعصب	سرسید احمد خان	۲۱
۶۔	وطن کی خاطر	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	۲۳
۷۔	آتش بازی	ڈپٹی نذیر احمد	۲۸
۸۔	بہادر یار جنگ	مؤلفین	۳۱
۹۔	قائد اعظم سے پہلی اور آخری ملاقات	مختار مسعود	۳۵
۱۰۔	فضول رسمیں	آغا محمد اشرف	۴۱
۱۱۔	نام دیو مالی	مولوی عبدالحق	۴۵
۱۲۔	ایک دلچسپ سفر	علامہ شبلی نعمانی	۴۸
۱۳۔	ہم سب ایک ہیں	ڈاکٹر اسلم فرخی	۵۱

تصویر 1

۱۴۔	قومی اور علاقائی زبانیں	مؤلفین	۵۶
۱۵۔	شہید ملت	مؤلفین	۵۹
۱۶۔	آب دوز کشتی	علی ناصر زیدی	۶۳
۱۷۔	مرزا غالب کی باتیں	مؤلفین	۶۷
۱۸۔	شیخ نیازی	رشید احمد صدیقی	۷۱
۱۹۔	خطوط	مولوی عبدالحق	۷۳
		خواجہ حسن نظامی	۷۵

حصۂ نظم

حمد باری تعالیٰ	حفیظ جالندھری	۷۸
نعت	بہزاد لکھنوی	۸۰
غزلیں		۸۲
خواجہ میر دردؔ		۸۲
مرزا غالب		۸۳
نظمیں		۸۴
اہل بیت رسول ﷺ کی زندگی	علامہ شبلی نعمانی	۸۴
حضرت ابوبکر صدیقؓ	علامہ اقبال	۸۷
پہاڑ اور گلہری	علامہ اقبال	۹۰
آمد بہار	بے نظیر شاہ	۹۲

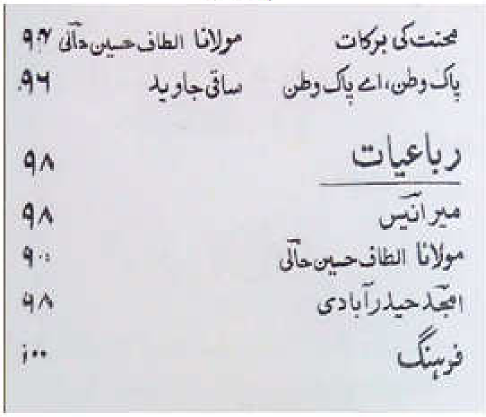

محنت کی برکات	مولانا الطاف حسین حالی	۹۴
پاک وطن، اے پاک وطن	ساقی جاوید	۹۶
رباعیات		۹۸
میر انیس		۹۸
مولانا الطاف حسین حالی		۹۰۰
امجد حیدرآبادی		۹۸
فرہنگ		۱۰۰

تصویر 3

اسباق مختصر اور سادہ زبان میں تحریر کردہ ہیں لیکن اسباق کے آغاز میں مقاصد بیان نہیں کئے، قواعد وانشا کے حوالے سے مواد موجود نہیں ہے اور ذخیرہ الفاظ کا بھی مناسب خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ حصہ نظم میں اردو ادب کے اہم شعرا کی غزلیات، منظومات اور رباعیات شامل ہیں۔ لیکن ان شعرا اور اصاف شاعری کے حوالے سے مواد کو نصاب میں شامل نہیں کیا گیا دونوں حصوں میں ہر مضمون اور نظم کے آخر میں مشق دی گئی ہے۔ ہر مشق میں مضمون کے متن سے متعلق سوالات کے علاوہ صرف ایک سوال قواعد سے متعلق ہے۔ مثال کے طور پر:

ا۔ پہلے مضمون بہ عنوان: 'حق کا پیغام' کی مشق میں سوال شامل ہے اسم خاص اور اسم عام کو نشان زد کیجیے۔ اسم خاص اور اسم عام کی وصف کیا ہے؟ اس کا ذکر متن اور مشق دونوں میں موجود نہیں یہ وضاحت استاد کی صوابدید پر چھوڑ دی گئی ہے۔

۲۔ چوتھے مضمون بہ عنوان: 'حضرت عمر بن عبدالعزیز' کی مشق میں چند الفاظ کی فہرست دے کر سوال کیا گیا ہے کہ دیئے گئے الفاظ کی اس فہرست میں سے مونث و مذکر الگ کیجیے اردو زبان میں تذکیر و تانیث کے قواعد کے لئے رہنما مواد موجود نہیں۔

۳۔ پانچویں مضمون بہ عنوان: تعصب اور دوسرے مضمون بہ عنوان: 'جاؤ آج تم سب آزاد ہو' میں فعل ماضی کے جملوں کو فعل حال میں تبدیل کرنے کا کام اور خط نویسی کے سوالات بہ ترتیب موجود ہے۔ اردو زبان میں ضمائر کی تبدیل کے اصولوں کی وضاحت اور خط نویسی کے طریقے کار کی وضاحت ذمہ داری استاد پر ہے۔ Text Book میں قواعد سے آگہی کے لئے کوئی تفصیل موجود نہیں زبان کی درسی کتاب میں ادب کے ساتھ اگر دفتری، تجارتی، صحافتی، روزمرہ بول چال اور مقامی ماحول کی عکاسی بھی ہو تو طلبہ اپنی ضرورت کی زبان جلد اور بہتر طور پر سیکھ سکیں گے۔ طلبہ کے ذہن میں اس زبان سے متعلق اٹھنے والے ممکنانہ سوالات کے جواب کے لئے مناسب معاونِ نصاب مواد (Reading Material) اس کے علاوہ اساتذہ کے لئے رہنمائے اساتذہ (Teaching Guideline) بھی موجود نہیں ہے۔ اس لئے اساتذہ درسی کتاب (Text Book) میں موجود مشق مکمل کروا کر بری الزمہ ہو جاتے ہیں اور طلبہ بھی مشق کاپی کو اپنے حافظہ کے زور پر حرف بہ حرف یاد کرکے امتحان میں کامیاب تو ہو جاتے ہیں لیکن ان میں محنت اور مطالعے کو وسیع کرنے کا رحجان پنپ نہیں پاتا جس کی وجہ سے نہ صرف وہ زبان کو درست طور پر استعمال نہیں کر پاتے بلکہ ثانوی زبان کو لازماً Scheme of Studies میں شامل کرنے کا

مقصد بھی پورا نہیں ہوتا۔

کیمبرج اسکول سسٹم میں ثانوی زبان کی تدریس کے لئے لسانیاتی طریقہ تدریس استعمال کیا جاتا ہے۔ O level کی سطح پر طلبہ کو ثانوی زبان کے لئے دو پرچے بہ عنوان:

1. Composition & Translation
2. Language usage & Comprehension

دینے پڑتے ہیں۔ O level کے نصاب کے تجزیے کے لئے راقمہ نے اردو سلیبس (بی) کیمبرج بورڈ ایڈیشن ۲۰۱۵/۲۰۱ کو بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے۔ یہ کتاب صوبہ سندھ کے زیادہ تر ان پرائیویٹ اسکولوں میں تدریس کے لئے استعمال ہو رہی ہے جو کیمبرج بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں ۵۰۴ صفحات پر مشتمل درج بالا کتاب کی فہرست کو دو حصوں یعنی پرچہ اول: مضمون نگاری اور ترجمہ نگاری اور پرچہ دوم: زبان کا استعمال اور صوتیات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب کی فہرست کا عکس درج ذیل ہے:۔

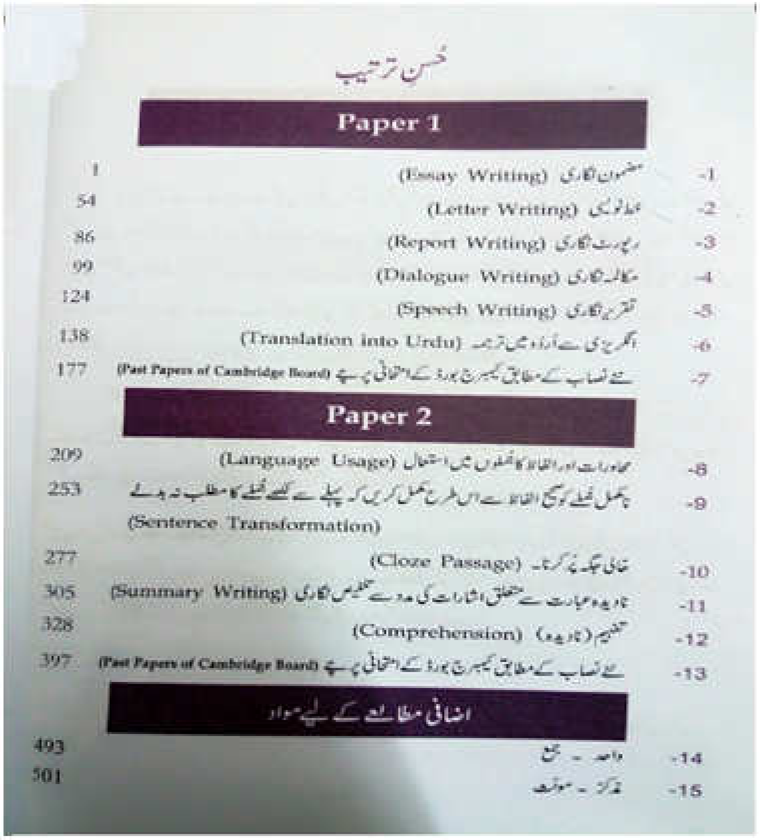

حسنِ ترتیب

Paper 1

-1 مضمون نگاری (Essay Writing) 1
-2 خطوط نویسی (Letter Writing) 54
-3 رپورٹ نگاری (Report Writing) 86
-4 مکالمہ نگاری (Dialogue Writing) 99
-5 تقریر نگاری (Speech Writing) 124
-6 انگریزی سے اردو میں ترجمہ (Translation into Urdu) 138
-7 نئے نصاب کے مطابق کیمبرج بورڈ کے امتحانی پرچے (Past Papers of Cambridge Board) 177

Paper 2

-8 محاورات اور الفاظ کا فقروں میں استعمال (Language Usage) 209
-9 نامکمل جملے کو صحیح الفاظ سے اس طرح مکمل کریں کہ پہلے سے لکھے جملے کا مطلب نہ بدلے (Sentence Transformation) 253
-10 خالی جگہ پُر کرنا (Cloze Passage) 277
-11 نادیدہ عبارت سے متعلق اشارات کی مدد سے تلخیص نگاری (Summary Writing) 305
-12 تفہیم (نادیدہ) (Comprehension) 328
-13 نئے نصاب کے مطابق کیمبرج بورڈ کے امتحانی پرچے (Past Papers of Cambridge Board) 397

اضافی مطالعے کے لیے مواد

-14 واحد - جمع 493
-15 مذکر - مؤنث 501

تصویر 4

فہرست میں پہلا عنوان مضمون نگاری کا ہے اس سلسلے میں مضمون نگاری کی بنیادی اصول بیان کرنے کے بعد مضمون لکھنے کا طریقہ اور کسی بھی موضوع پر مضمون تحریری کرتے وقت کن نکات کو مد نظر رکھنا چاہیے کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ نمونے کے طور پر ۱۹ مضمون دیئے گئے ہیں۔ اور مضمون نگاری کی مشق کے لئے ۳۰ عنوانات بھی دیئے گئے ہیں۔ اتنے زیادہ اور متنوع موضوعات پر مضمون اور پھر جامع مشق طلبہ اور استاد دونوں کو وسعت مطالعہ کی طرف راغب کرتی ہے۔ اسی طرح دوسرا عنوان خط نویسی کا ہے۔ خط نویسی کے اصول، خط کے مختلف حصے اور ان حصوں کی وضاحت کے بعد القاب و آداب کی کہ مفصل فہرست بھی دی گئی ہے۔ کاروباری، دفتری اور نجی خطوط کے نمونے (Sample) درج کرنے کے بعد خطوط نویسی کی مشق کے لئے ۴ عنوانات دیئے گئے ہیں۔ نصاب میں شامل تمام موضوعات کو مفصل طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ Reading & Practices Material اتنی تعداد میں ہے کہ استاد کے لئے بھی آسانی ہے اور طلبہ بھی مطالعہ کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

کسی بھی زبان میں اپنے خیالات کا تحریری اور تقریری صورت میں اظہار کے لئے جس ابتدائی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے ان تمام اجزا کو O Level کی اس درسی کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ نصاب کو اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ طلبہ میں Self Study کا رجحان پروان چڑھے (Ratio ۴۰: ۶۰) اس سسٹم میں زیر تعلیم طلبہ زیادہ بہتر طریقے سے ثانوی زبان کو اپنی تحریر اور تقریر میں استعمال کرتے ہیں ان کے پاس ذخیرہ الفاظ زیادہ، اور گرامر کا درست استعمال کرتے ہیں۔

اس حوالے سے جب ہم اپنے تدریس طریقہ کار اور نصاب پر غور کریں تو اس میں طلبہ مکمل طور پر استاد پر Depended ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان میں Self Study کا رجحان ترقی نہیں کر پاتا (Ratio ۸۰۔۲۰) ۔ اس سارے تعلیم و تدریسی عمل کا بنیادی مقصد صرف اور صرف امتحانات میں کامیابی قرار پاتا ہے اور طلبہ سمجھ کر پڑھنے کے بجائے حرف بہ حرف ذہین نشین کرنے کی طرف مائل ہیں Knowledge for Knowledge Sack پر توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ ان مسائل کے حل کے لئے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں تاکہ ثانوی زبان (قومی زبان) کی تدریس کے اہداف حاصل کیے جاسکیں:۔

۱۔ زبان کی تدریسی کے لئے نصاب تیار کرتے وقت لسانیاتی اصولوں کو ضرور مد نظر رکھا جائے (اسکول کی سطح پر درسی کتب کا کردار اہم اور رجحان سازی کا ہوتا ہے اور ان کتب کے اثرات طلبہ کے ذہنوں پر دور س ثابت ہوتے ہیں۔)

۲ ۔ نصابی کتب کے ساتھ، معاونِ نصابی مواد بھی تیار کروا کر شائع کیا جائے۔

۳۔ اردو قواعد واملا کی معیاری کتب کی اشاعت کی جائے۔

۴۔ اساتذہ کے تربیتی پروگرام میں وقتاً فوقتاً مناسب تبدیلیاں کی جائیں۔

۵۔ زبان کی تدریس اور خاص طور پر ثانوی زبان کی تدریس کے لئے اساتذہ کے لئے خصوصی و تربیتی پروگرام ترتیب دیئے جائیں۔

۶۔ اسکول کی سطح پر زبانوں (پہلی زبان ثانوی زبان اور ثلاثی زبان) کی تدریس کے لئے اساتذہ کی آسامیاں مخصوص کی جائیں۔

۷۔ اساتذہ کو ہر تعلیمی سال کے آغاز سے قبل Refresher Course کروائے جائیں۔ اس سلسلے میں یونیورسٹیوں کے مختلف شعبہ جات خاص طور پر لسانیات کے شعبوں سے مدد لی جائے۔

۸۔ نصابی کتب کے ساتھ رہنمائے اساتذہ بھی شائع کی جائیں۔

۹۔ اسکولوں کے اساتذہ اور یونیورسٹیوں کے لسانی شعبہ جات کے درمیان روابط قائم کرنے کے لئے سالانہ بنیادوں پر ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے۔ تاکہ اسکولوں کے اساتذہ زبان کی تدریسی کے لئے دنیا بھر میں ہونے والی جدید تحقیق طرقہ کار اور رجحانات سے آگاہ ہو سکیں۔

ان اقدامات سے تعلیمی مقاصد کا حصول اور قومی زبان کی تدریس کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ اردو جامع انسائیکلو پیڈیا جلد اول س(۱۹۸۷ء) شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور صفحہ ۲۰۴

۲۔ خلیل صدیقی (۲۰۱۴) زبان کیا ہے، بیکن بکس ملتان ص ۰۹

۳۔ آسان اردو (۲۰۱۵ء) (نویں اور دسویں جماعتوں کے لیے) سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، ناشر اردو اکیڈمی سندھ کراچی۔

۴۔ اُردو نصاب (بی) کیمبرج بورڈ ۲۰۱۴/۲۰۱۵ دانیال پبلی کیشنز لاہور

۵۔ تصویر اول: آسان اردو (نویں اور دسویں جماعتوں کے لئے) (۲۰۱۵ء) سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، ناشر: اردو اکیڈمی سندھ کراچی۔

۶۔ تصویر دوم، ایضاً۔

۷۔ تصویر سوم، ایضاً۔

۸۔ تصویر چہارم: اردو نصاب (بی) کیمبرج بورڈ (۲۰۱۴-۲۰۱۵) دانیال پبلی کیشنز لاہور۔